رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ؕ

ایڈیٹر قاسم علی احمدی

فاروق

قادیان

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷۔ ۱۴۔ ۲۱۔ ۲۸۔

جلد ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۴ فروری سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراض دندان کا مشہور و معروف

پائیرس دواخانہ

جو دوست میٹھے۔ ٹھنڈے۔ خوشبودار منجن استعمال کر کے صرف منہ کے اندر کے حصہ کو خوشبودار بنانا چاہتے ہیں وہ ہماری دوائیاں منگوانے کی تکلیف نہ فرماویں۔ ہماری تین قسم کی دوائیاں جن کو بار بار کشتہ کر کے بڑی محنت اور جانفشانی سے بوٹیاں اور ان کی جڑھوں کو حاصل کیا ہے ان ادویات میں ملایا گیا ہے۔ یہ ادویات دانتوں کے خون۔ مسوڑھوں کی پیپ منہ کی فاضلہ گندی بدبودار رطوبت کو زائل کرتی ہیں۔ اور ان کا اثر مسوڑوں کے اندر تک ہوتا ہے۔ جس سے وہ جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ جو دانتوں کے درمیان مسوڑوں میں رہ کر گندہ مادہ پیدا کرتے رہتے ہیں۔ **پائیرس لوشن۔ پائیرس پوڈر۔ پائیرس کریم۔** ان کی اجماعی قیمت باوجود اس قدر محنت کے بہت ہی کم رکھی گئی ہے تاکہ ہر احمدی بھائی فائدہ اٹھا سکے۔ قیمت صرف عہ

(خاکسار فقیر احمد خان احمدی ماہر امراض دندان (پائیرس دواخانہ جالندھر چھاؤنی پنجاب)

نئے خریدار چندہ جلد بھیجدیں

جلسہ سالانہ پر جو خریدار ہوئے تھے ان میں سے مندرجہ ذیل خریداروں نے اب تک اپنا چندہ ارسال نہیں کیا۔ لہذا ان کو یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ وہ براہ مہربانی ۲۱ فروری ۳۶ء تک اپنا چندہ اخبار بھیجدیں۔ ورنہ اس کے بعد ان کے نام وی پی بھیجا جائے گا۔ جس پر ۵ر زائد خرچ ہونگے:۔

نمبر شمار۔ نام خریدار

(۱) چوہدری ظفر اللہ خانصاحب چک نمبر ۶ فیض آباد

(۲) مہر فضل الدین صاحب۔ مہدی پور

(۳) چوہدری غلام محمد صاحب بھٹی چک ۱۶۳/۱۱۰B

(۴) میاں محمد حسین صاحب قریشی ٹیلر ماسٹر کھوڑہ

(۵) ماسٹر اولیاء اللہ صاحب ڈوامیال

(۶) صوبیدار محمد خان صاحب پچنند۔

(۷) چوہدری عبدالقادر صاحب وکیل فیروزوالا

نمبر شمار — نام خریدار

(۸) نثار احمد پسر مولوی فضل الدین صاحب بنگہ

(۹) چوہدری باغ دین صاحب چک ۳۰/۱۱۰B

(۱۰) منشی غلام رسول صاحب کیمپ کلرک انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز۔

(۱۱) ماسٹر شیر علی صاحب سیدڑی

(۱۲) چوہدری محمد شریف صاحب سٹیشن ماسٹر مالیر کوٹلہ

(۱۳) حافظ محمد عبداللہ صاحب ٹیچر نکودر

(۱۴) میاں محمد اکبر علی صاحب سپروائزر پکی ٹھٹی

(۱۵) میاں محمد عبداللہ صاحب ٹھیکیدار بھٹہ بیل۔

(۱۶) محمد عباس صاحب احمدی ملانوالا

(۱۷) چوہدری عنایت اللہ صاحب ذیلدار ڈاکخانہ پیر کوٹ

یہ جملہ اصحاب بہ تحریک گیانی صاحب مبلغ جلسہ سالانہ پر خریدار ہوئے تھے۔ براہ کرم اپنا اپنا چندہ ارسال فرما کر فاروق کی امداد کا ثواب حاصل کریں۔

(مینجر فاروق)

تصحیح۔ گذشتہ فاروق مورخہ ۷ر فروری کے صفحہ اول کالم اول میں مولوی نذیر احمد صاحب کو مبشر لکھا گیا ہے۔ جو دراصل "مبتشر" ہے۔ تصحیح کر لیں۔

رسالہ فاروق کے اجراء کے متعلق ضروری اعلان

سرپرستان۔ معاونین۔ عام طلباء شاہجہانپور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انڈیا سے باہر چھپوا کر بھیجنے کی وجہ سے فاروق کے اجراء میں کچھ تاخیر ہو گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۰ قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء نمبر ۴۰

فاروق کی تجاویز متعلق توسیع اشاعت

پر

احباب کی توجہ کی حقیقت!

احمدیہ پریس کی کمزوری اور فاروق کی توسیع اشاعت اور اس کی متواتر زیر باری سے رہائی کے متعلق جو چند تجاویز بطور اپیل میں نے فاروق میں پیش کی تھیں۔ ان کے متعلق مجھے پوری امید تھی۔ اور ہے کہ فاروق کے ہمدرد اور احمدیہ پریس کے حامی میری اس اپیل کو حق بجانب خیال کر کے دلی توجہ سے اس پر نظر ڈالیں گے۔ اور جو نہایت ہی قابل قبول اور آسان تجاویز میں نے عرض کی ہیں۔ ان پر ضرور عملی قدم اٹھائیں گے اور میرا پختہ یقین تھا۔ اور اب تک ہے۔ کہ فاروق کی اشاعت امسال تو ضرور ہی ایک ہزار تک کر دینگے۔ کیونکہ میں نے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ اگر ایک مرتبہ احباب فاروق کی تعداد اشاعت ایک ہزار اس سال پوری کر دیں۔ تو پھر میں انشاء اللہ کبھی ان کے سامنے فاروق کے بارے میں کوئی اپیل نہ کروں گا۔ پھر ترقی اشاعت کے لئے میں نے اس قدر آسانی کر دی تھی۔ کہ ہر نئے خریدار کو جو ایک سال کا چندہ پیشگی عطاء کریں دو روپیہ کی نہایت عمدہ سلسلہ کی کتابیں مفت انعام دیجائیں گی۔ اور موجودہ خریدار ایک ایک جدید خریدار فاروق کو عطاء کریں۔ اور اپنا چندہ سال رواں پیشگی ادا کر دیں۔ تو ان کو بھی دو روپیہ کی کتابیں مفت انعام ملیں گی۔ اس سے زیادہ اور کیا آسانی خریداری فاروق کے لئے کی جا سکتی تھی۔

موجودہ خریداران سے درخواست

موجودہ خریداران سے یہ درخواست کی تھی۔ کہ اگر ان میں سے صرف پچاس سرپرست ایسے باہمت دوست ہوں۔ جو صرف ایک سال کے لئے ایک روپیہ ماہوار عطاء کریں۔ اور پچاس خریدار موجودہ خریداروں میں سے بطور معاون اگر بجائے چار روپیہ سالانہ کے صرف ایک سال کے لئے پانچ روپیہ سالانہ ادا کریں۔ اور ایک سو خریدار صرف ۸ر ماہوار ایک سال کے لئے دیں۔ اور تمام موجودہ خریداران فاروق بک ایجنسی کی رعایتی کتابوں میں سے اگر ایک ایک روپیہ کی کتابیں خرید لیں۔ تو فاروق کے ذمہ جو کئی سال سے قرض ہوتا جا رہا ہے وہ آسانی سے ادا ہو کر فاروق اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے گا۔ اور خریداران فاروق پر کوئی ناواجب اور ناقابل برداشت بار بھی نہ پڑے گا۔

تبلیغ سلسلہ کیلئے احمدیہ پریس کی مضبوطی

اور یہ امر بھی نہایت اختصار سے بیان کیا تھا۔ کہ اس موجودہ زمانہ میں وہی قوم ترقی کر سکتی ہے جس کا پریس مضبوط اور اس کے خیالات کی اشاعت کے ذرائع وسیع ہوں۔ احمدی قوم چونکہ تمام دنیا میں صداقت پھیلانے اور اشاعت اسلام کرنے کی ذمہ دار اور خدا کی طرف سے اخرجت للناس کی حقیقی مصداق ہے۔ اس لئے اس کو اپنی ذمہ واری اور فرائض کا اچھی طرح احساس ہونا چاہیئے۔ اور اس امر سے کوئی باخبر اور سچا احمدی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ احمدیت کی تبلیغ کے لئے سب سے بڑا اور موثر ذریعہ جس قدر پریس ہے اس قدر اور کوئی نہیں۔ پریس کے ذریعہ جو سلسلہ کی تبلیغ تمام دنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً ہو سکتی ہے وہ دوسرے کسی ذریعہ سے ممکن نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو لاکھوں کی جماعت خدا کے فضل سے مل گئی۔ اس کا کثیر حصہ سلسلہ کے اخبارات اور رسائل و کتب کو پڑھ کر ایمان لایا نہ کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے خود شہروں اور ملکوں میں جا کر تبلیغ کی۔ آپ نے اپنے یوم وصال تک پریس سے ہی کام لیا جس کو خدا نے اپنے مسیح کے لئے بطور خادم مہیا کر دیا تھا۔ غرض پریس کی طاقت کا اقرار آج دنیا میں ہر شخص کر رہا ہے۔

مخالفین احمدیت کا پریس

پھر بالاختصار میں نے یہ بھی عرض کر دیا تھا۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اندرونی اور بیرونی مخالفین کا پریس دن بدن مضبوط ہو رہا ہے۔ اسلام اور سلسلہ کے خلاف درجنوں اخبار و رسالے و کتب و اشتہارات آئے دن معاندین کی طرف سے احمدیت کو مٹانے کے لئے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ کہ جن کا جواب دینا احمدیہ پریس کی کمزوری کی وجہ سے ایسا محال ہے

آپ کے نام یہ پرچہ اور ایک کارڈ بھیجا جاتا ہے تاکہ آپ فاروق کی خریداری منظور فرمائیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو قریب ناممکن کے ہے۔ پیغامیوں۔ غیر احمدیوں۔ غیر مسلموں کے اخبار روزانہ اور ہفتہ وار اس قدر سر توڑ کوشش احمدیت کے خلاف زہر پھیلانیکی کر رہے ہیں۔ کہ جس [illegible] اسکتا۔ مگر سلسلہ کے [illegible] ہے وہ قطعاً اس کی [illegible] ناطقہ بند کر سکے۔ مرکز [illegible] احمدیت سے [illegible] متعلق جو مختلف [illegible] الحکم۔ نور چار اخبار [illegible] اور ایک ما [illegible] فابل افسوس حالا [illegible] آف ریلیجنز نکلتے ہیں۔ جن کا [illegible] فاروق کی آگاہی [illegible] ہے۔ اور ہر ایک کا کام تقسیم ش [illegible] ہیں۔ اور اپنی [illegible] روزانہ ہے۔ مگر کیا وہ جملہ مخالفین احمدیت کے لئے کافی ہو سکتا ہے؟ جبکہ اس کا دائرہ عمل ہی یہ ہے کہ وہ سیاسیات سلسلہ اور ارشادات صدر انجمن اور احکامات و خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو شائع کرے نور کا دائرہ عمل سکھوں میں تبلیغ ہے۔ الحکم کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اور بزرگان سلسلہ کے حالات محفوظ کرنا ہے۔ فاروق کا دائرہ عمل ہر قسم کے اشد مخالفین اور بدزبان معاندین سلسلہ خواہ وہ پیغامی ہوں۔ یا آریہ۔ غیر احمدی ہوں یا نادیہ۔ امرتسری اشرار ہوں۔ یا دیگر احرار۔ عیسائی ہوں یا موسائی۔ کے اعتراضات کا تحقیقی اور منہ توڑ اور دندان شکن جواب دینا ہے۔ جو نہایت ہی کٹھن کام ہے۔

اخبارات سلسلہ کی تعداد اشاعت!

لیکن کیا کوئی احمدی یہ بتا سکتا ہے۔ کہ سلسلہ کے متذکرہ بالا اخبارات کی تعداد اشاعت سب کو ملا کر بھی ایک آریہ اخبار کی اشاعت کے برابر بھی ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں! میں شماتت اعداء سے ڈرتا ہوں ورنہ سلسلہ کے ہر ایک اخبار کی تعداد اشاعت لکھ کر آپ کو بتا دیتا۔ کہ سوائے الفضل کے دوسرا ایک بھی سلسلہ کا اخبار ایسا نہیں۔ جس کی اشاعت ہزار تک تو ہو! ہاں میں فاروق کی اشاعت کے متعلق بتلا دیتا ہوں۔ کہ اس وقت سابقہ اور جدید خریدار ملا کر

۳۲۵ ہو گئی۔ بھلا غور تو کرو۔ کہ جس اخبار کی اشاعت تین سو اتین سو ہے۔ وہ بھی اخبار کہلانے کا حق رکھتا ہے۔ اور اس کی بھی کوئی آواز سنی جا سکتی ہے۔ نہ حکومت اس کی پرواہ کرتی ہے۔ نہ وہ بے خطرہ ہو کر حق تبلیغ ادا کر سکتا ہے۔ اس کو تو ہر ہفتہ ہر سہ ماہی۔ ہر ششماہی۔ ہر سال اپنی زندگی ہی محال نظر آتی ہے۔ پھر وہ کس طرح مطمئن ہو کر مضامین لکھے۔ مخالفین کا مقابلہ کرے۔ دشمنوں کے حملوں کا جواب دے سکے۔ خدارا سوچو اور غور کرو!

شخصی اخبار

کہنے کو تو شاید کوئی شخص یہ کہدے کہ سوائے الفضل کے باقی سب اخبار شخصی ہیں۔ جن کا سلسلہ سے چنداں تعلق نہیں! اگر وہ بند ہوتے ہیں۔ تو ہو جائیں۔ اگر مرتے ہیں تو مر جائیں۔ ہمیں ان سے کیا۔ مگر ایسا کہنے والا یہ نہیں سوچتا۔ کہ آریوں کے اخبار غیر احمدیوں کے اخبار۔ غیر مسلموں کے اخبار بھی تو شخصی ملکیت کے ہیں۔ لیکن ان کے خریداروں میں سے کوئی یہ نہیں کہتا۔ کہ ان اخبارات کا تعلق ایک شخص کی ذات سے ہے۔ آریہ سماج۔ یا اہلحدیث یا سناتن دھرم۔ یا غیر احمدیوں کو ان سے کوئی واسطہ نہیں۔ وہ سب ان کو قوم کی آواز۔ قومی پرچے۔ اپنے مذہبی پرچے۔ سمجھکر ہر شخص ان کی اشاعت کو ترقی دینا اپنا قومی اور مذہبی فرض سمجھتا ہے۔

پھر ایسا کہنے والے بزرگ شاید اس سے ناواقف ہیں۔ کہ الحکم۔ بدر بھی تو شخصی ملکیت کے ذاتی اخبار تھے۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی فرمایا۔ کہ ان اخبارات کا سلسلہ سے کوئی تعلق نہیں۔ یا کسی احمدی نے کبھی یہ کہا کہ یہ دونوں شخصی اخبار ہیں۔ احمدی قوم کو ان سے کوئی واسطہ نہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ ان شخصی اخباروں کو اپنا بازو اور سلسلہ کے خادم اور قومی اخبار سمجھتے اور فرماتے رہے۔ اور ہر احمدی ان کو سلسلہ احمدیہ کے آرگن تصور کر کے ان کی ہر طرح سے امداد کرتے رہے۔ پھر الفضل بھی تو شخصی ملکیت کا اخبار تھا جس کو حضرت سیدنا میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جاری کیا تھا۔ مگر اس کو سلسلہ کا اخبار ہی قرار دیا گیا۔ جب حضور خلیفۃ المسیح کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ تو آپ نے اس کو بلا معاوضہ انجمن کے حوالہ کر دیا۔ کیونکہ اب حضور کا منصب کسی اخبار کی ایڈیٹری کا نہیں رہا تھا۔ غرض شخصی اخبار ہونے سے کسی اخبار کو قومی اخبار کہلانے سے خارج نہیں کر دیا جاتا۔ درانحالیکہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ان اخبارات کو جو اس وقت جاری ہیں۔ بار بار اپنی تحریروں اور تقریروں میں سلسلہ کے اخبار فرمایا۔ اور قوم کو اس کی طرف متوجہ ہونے کا ارشاد کیا۔ خصوصاً فاروق کے متعلق فرمایا کہ اس کی سلسلہ کو ضرورت ہے۔ یہ وہ کام کرتا ہے جو دوسرے اخبار نہیں کر سکتے۔ تو پھر اس جرم میں کہ فاروق شخصی اخبار ہے۔ قوم کو اس سے کیا واسطہ فاروق کے بند ہو جانے یا جاری رہنے کی پرواہ نہ کرنا قومی جرم اور انتہائی بے حسی کا ثبوت ہے۔ یہ خیال ایک منٹ کے واسطے بھی دل میں نہ لانا چاہیئے۔ کہ مرکز سے شائع ہونے والے اخبار سوائے الفضل کے سب شخصی اور ذاتی ہیں۔ اور ان کی موت وحیات سے قوم کو کوئی واسطہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ یہ سب خدا کے فضل سے قومی پرچے سلسلہ کے خادم اخبار تبلیغ سلسلہ کے ذمہ دار اور ہر احمدی کی توجہ و امداد کے مستحق ہیں۔

مرکز سے نکلنے والے اخبار

ذرا سوچ کر دیکھو۔ کہ خدانخواستہ اگر سلسلہ کے مرکز سے ان جاری شدہ اخبارات فاروق۔ الحکم نور میں سے کوئی اخبار اس وجہ سے بند ہو جائے کہ اس کی اشاعت کم ہونے کی وجہ سے وہ جاری نہ رہ سکے۔ تو کیا سلسلہ کے دشمن اس سے خوش نہ ہونگے

کیا فاروق کی اشاعت بڑھانا آپ کا قومی فرض نہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی قوم کی اس میں عزت سمجھی جائے گی یا بدنامی۔ کہ وہ باوجود تمام دنیا میں اپنا سکہ قائم کرنے کی مدعی بن کر اور سارے عالم میں دنیا کے کناروں تک احمدیت کو پہنچانے اور پھیلانے کا ذمہ لے کر اپنے ایک جاری شدہ اخبار کو بھی زندہ نہ رکھ سکی۔ کیا اس قوم کا یہ دعویٰ صحیح ہے۔ جس کے چند جاری شدہ اخبارات میں سے ہی آئے دن ایک نہ ایک اخبار اسی مرض میں مبتلاء ہو کر کہ اس کے خریدار کم ہیں۔ اور باوجود بار بار اپیلیں ہونے کے قوم میں احساس بھی نہیں ہوتا۔ موت کا شکار ہو جاتا ہے؟ اس حالت کو خوب سوچ لو۔ اور پھر سوچو کہ آپکا اخلاقی اور قومی اور مذہبی فرض آپ سے کیا چاہتا ہے؟ خدا ہی آپ کے دلوں میں اس کی اہمیت قائم کرے۔ کہ آپ غور و فکر سے کام لیں ؎

مانوں نہ مانوں آپ کا یہ اختیار ہے!
سب نیک و بد ہم آپ کو بتلائے جاتے ہیں

غرض میں نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ میں خریداران فاروق کو بار بار متوجہ کروں۔ اور آپ کا جب تک اس کے متعلق جواب باصواب نہ پالوں خاموش نہ ہو جاؤں۔ میں نے آج تک تو وضاحت سے اور کھولکر فاروق کے متعلق توجہ نہیں دلائی البتہ کبھی کبھی دو چار سطروں یا ایک آدھ مختصر سے مضمونوں کے ذریعہ آپ کو یاد دلاتا رہا۔ کہ فاروق کی توسیع اشاعت کے لئے ہمت کریں۔ لیکن جب اس کا کوئی اثر آپ کے دلپر نہ ہوگا۔ تو میں نے یہ خیال کر کے کہ آپ میری آواز کو معمولی سے درد کا کراہنا سمجھکر اس کے علاج کی طرف رُخ نہیں کرتے۔ اب پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ زور سے چیخ کر چلا کر آپ کو بیدار کروں۔ تاکہ آپ کو یہ یقین ہو جائے۔ کہ فاروق کا **درد** کوئی معمولی **درد** نہیں جو ایک دو پُڑیہ کھلانے سے جاتا رہے گا۔ بلکہ یہ شدید **کرب** اور **ابتلاء** کا **درد** ہے۔ اگر خدانخواستہ اس وقت اس کا پوری توجہ سے علاج نہ کیا گیا۔ تو یقیناً فاروق آپ کی لاپرواہی اور بے حسی اور بے توجہی کے باعث زبان حال سے یہ کہتا ہوا کہ ؎

یہ گلچین۔ باغبان۔ صیاد۔ یہ میرے کرم فرما
لئے بیٹھے تھے دل میں آرزو میرے مٹانے کی
ہمیشہ کے لئے آپ سے جدا ہو جائے پہر اسوقت ؎
یاد آئے گی تمہیں میری وفا میرے بعد

احباب کی فاروق کی اپیل پر توجہ کی حقیقت

فاروق کی اُس دلگداز اپیل پر جس قدر موجودہ خریداران فاروق نے توجہ فرمائی ہے وہ ابھی قابل ذکر نہیں۔ کیونکہ اس وقت تک بجز پانچ چھ دوستوں کے کسی کی طرف سے کوئی صدا نہیں اُٹھی۔ جن چند دوستوں نے فاروق کی کہانی سنکر فاروق کی ڈھارس بندھائی ہے ان کا ذکر خیر انشاء اللہ بصد شکریہ آئندہ کروں گا۔ ابھی میں باقی ہمدردوں کے جواب کا منتظر ہوں۔ ہاں اس قدر عرض کر دیتا ہوں۔ اور افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ بہت سے دوستوں نے تو فاروق کی اپیل کو پڑھا تک نہیں۔ جواب دینا تو رہا درکنار۔ لیکن میں انشاء اللہ **نرگدا** کی طرح اس وقت تک نہ ٹلوں گا۔ جب تک سب کی طرف سے خوش کن یا ناخوشگوار کوئی جواب نہ آ جائے۔ اور نام بنام مخاطب کر کے ان سے جواب کا طالب ہوں گا۔ خصوصاً حیدر آباد دکن اور افریقہ بیرون ہند اور خاص دارالامان کے اصحاب سے جن کی خدمت میں خاص طور پر اپیل اور ساتھ جواب کے لئے پوسٹ کارڈ تین تین پیسے کے بھیجے گئے۔ اور انہوں نے جواب نہیں دیا۔ اور دو سو اخبار معہ دو سو پوسٹ کارڈ کے میں نے ایسے دوستوں کے نام ارسال کئے تھے جو اس وقت تک فاروق کے خریدار نہ تھے۔ ان میں سے تا ایندم قریباً ۶۰ کی طرف سے جواب آئے ہیں۔ باقی کا انتظار ہے۔ پھر مکمل رپورٹ پیش کروں گا۔

بعض احباب کو ایک غلط فہمی ہوئی ہے

بعض احباب نے یہ خیال کیا ہے کہ فاروق کی اپیل کا یہ مطلب ہے کہ ہم اخبار خریدیں۔ ورنہ جواب دے دیتے کہ ہم نہیں خریدتے۔ حالانکہ اپیل کی یہ غرض نہ تھی۔ بلکہ یہ اپیل کی گئی ہے کہ۔ اگر آپ پہلے سے خریدار ہیں۔ تو اپنی خریداری بحال رکھتے ہوئے اپنے سے علاوہ کم از کم ایک جدید خریدار عطا کریں۔ جو سال بھر کے واسطے ہو اور پیشگی چندہ دیکر دو روپیہ کی انعامی کتب مفت لے اور سابقہ خریدار بھی جدید خریدار دینے پر اگر اپنا چندہ سال رواں کا پیشگی ارسال کر دیں۔ تو وہ بھی دو روپیہ کی کتابیں مفت انعام لیں۔ اور جو دوست خود خریدار نہ رہنا چاہیں وہ اپنی جگہ ایک جدید خریدار دیکر فاروق سے علیحدہ ہوں۔ اور جہاں انجمن احمدیہ ہیں۔ وہاں ایک پرچہ تو مشترکہ لوکل چندہ سے انجمن کے نام جاری کرائیں اور جو صاحب استطاعت ہیں۔ وہ خود بھی کم از کم ایک سال کے لئے فاروق کی خریداری منظور کریں۔ یہ مطلب نہ تھا کہ صرف انجمن کے نام اخبار جاری کرا لیں اور باقی ممبران انجمن باوجود طاقت خریداری رکھنے کے خریدار نہ بنیں۔ غرض تو اس وقت اپیل سے یہ ہے۔ کہ کسی طرح فاروق کی خریداری اس سال ایک ہزار ہو جائے۔ جس کے لئے میں نے دو دو روپیہ کی کتابیں ہر خریدار کو مفت دینے کا بوجھ اٹھایا ہے۔ لیکن دیکھا یہ گیا ہے۔ کہ بعض دوستوں نے باوجود صاحب ثروت ہونے کے صرف اپنی انجمن کے نام اخبار جاری کرنے کو لکھ دیا۔ اور پھر اس فرض سے اپنے آپ کو الگ کر لیا۔ ورنہ ایک سال کے لئے تو ہر ایک احمدی پر جس کی مالی حالت ایسی ہے۔ کہ وہ چار پانچ روپیہ سال میں خرچ کرنے سے کسی زیر باری کا شکار نہیں ہو جائیگا۔ فاروق جاری کرا لینا کوئی بڑا بوجھ نہیں۔ ثواب امداد الگ۔ دو روپیہ کی کتابیں انعام میں مفت سلسلہ کی تبلیغ میں حصہ دار بننے کا ثواب الگ۔ اور قومی نظر سے اپنے قومی پریس کو مضبوط کرنے کا ثواب علاوہ حاصل ہو سکتا ہے۔ پھر کیوں چار پانچ روپیہ کے لئے ایسی ضرورت قومی کو نظر انداز کر دیا جائے اور خاموش ہو جائیں ؎ (ایڈیٹر)

فاروق کے آپ خود بھی خریدار بنیں اور دیگر احباب کو بھی توجہ دلائیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہید گنج ایجی ٹیشن کا انجام

لاہور کی مسجد شہید گنج کے ایجی ٹیشن کے متعلق جو مختلف اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ قابل افسوس حالات شائع کئے گئے ہیں۔ وہ ناظرین فاروق کی آگاہی کے لئے مختصراً ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔ اور اپنی رائے ہم ابھی محفوظ رکھتے ہیں ایک اشتہار "مسجد شہید گنج کے متعلق ملت کو کیا کرنا چاہیئے" کے عنوان سے سید حبیب صاحب ایڈیٹر اخبار سیاست اور میاں فیروز الدین احمد کی طرف سے شائع ہوا جو یہ ہے:۔

یہ وہ سوال ہے۔ جو ہر اُس مسلمان سے جو خدمت ملت کا مدعی ہے پوچھا جاتا ہے۔ اور ہم سے بھی پوچھا جاتا ہے۔ ہم گذشتہ نومبر میں منٹگمری سے آزاد ہو کر وارد لاہور ہوئے۔ ہم نے جو کچھ دیکھا۔ اور کیا اس کا مفصل تذکرہ خارج از امکان ہے۔ کوئی اخبار اس کو شائع نہیں کرے گا۔ اور اگر کوئی اخبار ایسا کرے۔ تو مبتلائے مصیبت ہو جائیگا۔ اور اسلامی اخبارات کی جو حالت ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے ہم یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ کسی اور مؤثر جریدہ کو مبتلائے آلام کریں۔

مختصر یہ کہ ہم نے دیکھا کہ اتحاد ملت کی مرکزی جماعت لاشے محض ہے۔ اوائل جنوری میں کانفرنس کے انعقاد کا اعلان ہو چکا تھا۔ حکومت سمجھے بیٹھی تھی۔ کہ کانفرنس بغاوت و فساد کے طوفان ساتھ لائے گی۔ مگر حقیقت یہ تھی۔ کہ اتحاد ملت کے کارپردازاں کے لئے کچھ بھی نہیں کر رہے۔

ہم نے کوشش کی کہ کانفرنس کا کام اتحاد ملت کی وساطت سے ہو۔ ہم نے اپنی مساعی کے راستہ میں اس جماعت کو حائل پایا۔ لہذا کانفرنس کو علیحدہ جماعت کے ذریعہ سے کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ لیکن بعض ارکان اتحاد ملت نے اس کو برا منایا۔ لہذا یہ طریق کار بھی ترک کر دیا گیا۔

آخر فیصلہ کیا گیا۔ کہ کانفرنس حضرت امیر الملت کی ذاتی نگرانی میں ہو۔ ممدوح نے اس مشورہ کو قبول فرمایا۔ اور اعلانات و خطوط کے مسودے خود بنوا کر بھیجے۔ ان کی خدمت میں خاص طور پر یہ گذارش کی گئی۔ کہ وہ متضاد احکام جاری نہ فرمائیں۔ حضور نے از راہ کرم گستری اس درخواست کو بھی شرف قبولیت بخشا۔

لیکن اس کے چند ہی روز بعد ہمارے پاس تحریری احکام پہنچے۔ کہ کانفرنس نہ کرو۔ اتفاق سے اس روز ہم جالندھر میں تھے۔ لہذا وہ حکم نامہ ہمیں دوسرے روز ملا۔ اسی روز اس کے ساتھ ہی ایک بعد فرمان ملا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ امتناع کانفرنس کے احکام کو منسوخ سمجھو۔ اور کانفرنس فوراً کرو۔

پھر تیاری شروع کی گئی۔ لیکن اچانک مسٹر کرم الٰہی صاحب جو سیالکوٹ کے وکیل اور حضرت امیر الملت کے خلیفہ بتائے جاتے ہیں۔ لاہور پہنچے۔ اور انہوں نے اخبارات کو اپنا بیان دیا۔ جس میں کارکنوں کے خلاف زہر اگلا گیا تھا۔ اور حضرت امیر الملت کا فرمان پہنچایا۔ کہ وہ التوائے کانفرنس کا اعلان کر دیں۔ یہ سب کام کرنے کے بعد انہوں نے ہمیں حضرت امیر الملت کا تحریری فرمان دیا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ کانفرنس کا کام بند کر دو۔

ہم نے آدمی بھیج کر حضرت امیر الملت سے ان کے حقیقی منشائے مبارک کو معلوم کرنے کی سعی کی تو معلوم ہوا۔ کہ حضور انعقاد کانفرنس کے واقعی مخالف ہیں۔

پس ان حالات میں کہ امرائے ملت نے بے پروائی پر کمر باندھ لی ہے۔ حکومت مسلمانوں پر جبر کر رہی ہے۔ امیر ملت صاحب کانفرنس کے خلاف ہیں۔ اتحاد ملت کا تار و پود بکھرا ہوا ہے۔ مسلمانوں کے لئے سوائے ازیں اور کوئی چارہ کار نہیں۔ کہ وہ مسجد شہید گنج کے متعلق جو تحریک ہے اس کو فی الحال ملتوی سمجھیں۔ امیر ملت کا یہ کہنا کہ کانفرنس ملتوی کی گئی ہے صحیح نہیں۔

التوائے کانفرنس کے غلط اعلان کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بے گناہ نظر بندوں کو حکومت جکڑے رہے گی۔ ہم حضرت امیر ملت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ سچا اور بے لوث اعلان کر دیں۔ کہ وہ تحریک کو منشائے حکومت کے خلاف زندہ نہیں رکھ سکتے۔ تاکہ حکومت کے پاس نظر بندوں کو پابند رکھنے کا کوئی عذر و حیلہ باقی نہ رہے۔

آخر میں ہم اتنا عرض کئے دیتے ہیں۔ کہ کام کرنے والوں کے لئے کام کرنے کے راستے کھلے ہیں ہم برابر کام کر رہے ہیں۔ اور خدا نے چاہا۔ تو کام جاری رہے گا۔ اور مسجد مسلمانوں کو ملے گی۔ مگر ابھی بعض باتوں کے الم نشرح کرنے کا وقت نہیں آیا۔

(خادم قوم:۔ (سید) حبیب (میاں) فیروز الدین احمد)

پھر روزانہ آریہ اخبار "پرتاپ" مورخہ ۵ جنوری ۳۶ء میں "موم کی ناک" کی سرخی سے یہ نوٹ شائع ہوا کہ

موم کی ناک "پیر جماعت علی شاہ امیر ملت ہیں یا موم کی ناک۔ یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ان کی کونسی بات درست سمجھی جائے۔ مختلف لوگ ان کی طرف سے مختلف بیانات شائع کر رہے ہیں۔ اور میرے جیسے بے تعلق شخص کے لئے یہ فیصلہ

آپ فاروق کی رعایتی کتابوں میں سے ضرور خریدیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنا مشکل ہے۔ کہ ان میں سے کونسا درست ہے۔ یہ اعلان ہو چکا ہے۔ کہ ۱۰-۱۱-۱۲ جنوری کو لاہور میں مسجد شہید گنج کے سوال پر غور کرنے کے لئے ایک کانفرنس ہوگی۔ کسی وقت اس کی ایک استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اب ایک طرف سے یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ یہ کانفرنس نہ ہوگی۔ اور دوسری طرف یہ کہ یہ ضرور ہوگی۔

ایک بیان } پیر جماعت علی شاہ کی طرف سے ایک مضمون مسلم اخبارات کو موصول ہوا ہے۔ جس میں حضور ممدوح نے اپنی طرف سے کانفرنس میں شمولیت کے لئے نمائندگان کو دعوت دی ہے۔ اس مضمون میں پیر صاحب لکھتے ہیں "یکم ستمبر سے قوم نے واگذاری مسجد شہید گنج و مزار حضرت کاکو شاہ کا بار فقیر پر ڈالا ہے۔ فقیر انشاء اللہ العزیز مذہب اور قوم کی خاطر جد و جہد جاری رکھنے میں کوئی دریغ نہ کرے گا۔ لیکن دینی خدمت کی انجام دہی ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اس لئے ۱۰-۱۱-۱۲ جنوری کی کانفرنس میں آپ جیسے فدایان اسلام۔ ہمدردانِ قوم صائب الرائے حضرات کی شمولیت از بس ضروری ہے"

دوسرا بیان } اس سے ظاہر ہے۔ کہ یہ دعوت نامے پیر صاحب کی طرف سے جاری کئے گئے۔ چنانچہ دعوت نامہ کے آخر میں یہ بھی ہدایت ہے۔ کہ بستر ہمراہ لاویں۔ خط و کتابت فقیر کے ساتھ بازار حکیماں کوچہ فقیر خانہ کے پتہ پر کریں۔ باوجود اس کے پیر صاحب کے پرائیویٹ سکرٹری مولوی کرم الٰہی ایڈووکیٹ کا ایک مضمون اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جس میں کانفرنس کو ملتوی کرنے کی اطلاع دی گئی ہے۔ یہ مضمون "ٹورٹ اینڈ ملٹری گوٹ" میں سارے کا سارا انکلا ہے اس میں پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے پیشہ ور لیڈروں پر الزام لگایا ہے۔ کہ وہ روپیہ کی خاطر مسلمانوں کو گورنمنٹ سے بھڑوانا چاہتے ہیں۔ پیر صاحب نہیں چاہتے۔ کہ قانون کی خلاف ورزی کی جائے۔ اس لئے جب انہوں نے دیکھا۔ کہ لاہور کی فضاء بگڑ گئی ہے۔ اور دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے۔ تو انہوں نے کانفرنس ملتوی کر دی۔ باوجود اس کے لاہور کے کچھ مسلمانوں نے ان کے نام پر دعوت نامے جاری کر دیئے ہیں۔ پیر صاحب سمجھ گئے ہیں۔ کہ یہ لوگ انہیں کٹھ پتلی بنا کر نچانا چاہتے ہیں۔ اور ذاتی اغراض کے لئے اس تحریک میں شامل ہیں۔ اس لئے اب وہ انہیں گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات خراب کرنے کا موقعہ دینا نہیں چاہتے یہ لوگ بھی سمجھ گئے ہیں۔ کہ اب ہماری دال نہ گلیگی۔ اس لئے وہ شہید گنج ایجی ٹیشن کا ڈکٹیٹر کسی اور کو بنانے کی فکر میں ہیں۔

تیسرا بیان } "انقلاب" نے مولوی کرم الٰہی کے اعلان کا صرف اتنا حصہ شائع کیا ہے" پیر صاحب نے مولانا سید حبیب کو اطلاع دیدی ہے کہ ایک تو حضرت کی طبیعت علیل ہے۔ اور دوسرے لاہور میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے۔ اس لئے کانفرنس ملتوی کر دی جائے۔ اور تمام احباب کو جنہیں دعوتی خطوط بھیجے گئے تھے۔ مطلع کر دیا جائے تاکہ ان کو اس موسم سرما میں سفر کی زحمت نہ اٹھانی پڑے"

تیسرا اعلان } مولوی شیر نواب قصوری کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

"میں آج علی الصبح سیدال بخدمت اعلیٰ حضرت حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب بغرض مزاج پرسی حاضر ہوا۔ کیونکہ حضور ممدوح کی طبیعت ناساز تھی۔ صاحب ممدوح نے ارشاد فرمایا ہے "کہ آل انڈیا مسلم شہید گنج کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس کا پروگرام عنقریب شائع کیا جائے گا"

چوتھا بیان۔ چوتھا بیان سید حبیب کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جن کا شہید گنج ایجی ٹیشن میں بھاری ہاتھ ہے۔ اور جو پیر جماعت علی شاہ کو اپنا پیر و مرشد بھی سمجھتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

"یہ مسجد شہید گنج کے متعلق آئندہ کانفرنس کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اعلےٰ حضرت امیر ملت شخصی طور پر ہدایات دے رہے ہیں۔ آپ نے ایک شخصی مکتوب بھی مسلمانوں کے ہر ایک طبقہ کے شرفاء کے نام ارسال کیا ہے۔ کہ وہ کانفرنس میں شریک ہوں۔ اس کے باوجود میں نے سنا ہے۔ کہ سیالکوٹ کے ایک وکیل کرم الٰہی نے لاہور کے اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں میں جا کر بیان دیا ہے۔ کہ امیر ملت نے کانفرنس ملتوی کر دی ہے اس شخص کے پاس اس الٹوا کی سند ایک مکتوب ہے۔ جو امیر ملت کی طرف سے میرے نام ہے جس کے استعمال کے لئے کرم الٰہی کو قانونی یا اخلاقی طور پر کوئی حق حاصل نہ تھا۔ یہ نہ مسجد شہید گنج کے مفاد کے لئے کام کر رہا ہے نہ حضرت امیر ملت کے لئے۔ بلکہ دوسروں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنا ہوا ہے۔ لہٰذا میں تمام اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں کو "تنبیہ کرتا ہوں۔ کہ وہ اس شخص کی کوئی ایسی تحریر قبول نہ کریں۔ جسے وہ حضرت امیر ملت سے منسوب کرے"

ان چار بیانات کے ہوتے ہوئے کیا یہ کہنا صحیح نہیں کہ امیر ملت اس وقت موم کی ناک بنے ہوئے ہیں۔ نہ ہوتے تو یہ متضاد بیانات ان کے متعلق شائع نہ ہوتے۔ کانفرنس کا التوا عین قرین مصلحت ہے۔ اس لئے وہ اخلاقی جرأت سے کام لے کر ایک بار کہدیں۔ کہ کانفرنس نہیں ہوگی۔ سید صبیب یا کوئی اور "پیشہ ور ایجی ٹیٹر" کرنا چاہیں۔ تو اپنی ذمہ واری پر کرلیں" (پرتاپ ۵ر جنوری ۱۹۳۶ء صفحہ)

پھر انقلاب ۱۳ر جنوری ۱۹۳۶ء میں اس کے ایڈیٹر صاحب ارقام فرماتے ہیں کہ

"شہید گنج کانفرنس ہوگی۔ شہید گنج کانفرنس

دوبارہ آپ کی خدمت میں یہ پرچہ ارسال ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہوگی۔ حضرت پیر صاحب نے کانفرنس ملتوی کر دی۔ حضرت پیر صاحب نے کانفرنس کو ملتوی نہیں کیا۔ حضرت پیر صاحب بیمار ہیں۔ حضرت پیر صاحب بیمار نہیں ہیں۔ کانفرنس اس لئے نہیں ہوگی۔ کہ دیوانی اور فوجداری مقدمات دائر ہیں۔ کانفرنس اس لئے ہوگی۔ کہ نہ ہونے کی صورت میں نظر بند رہا نہیں ہو سکتے۔

مولوی کرم الٰہی حضرت پیر صاحب کے سکرٹری ہیں۔ مولوی کرم الٰہی حضرت پیر صاحب کے سکرٹری نہیں ہیں۔ کانفرنس کی تیاریاں زور شور سے جاری ہیں۔ شرکاء اپنے بستر ہمراہ لائیں۔ کانفرنس نہیں ہوگی۔ شرکاء نہ آئیں۔ نہ بستر ساتھ لائیں۔ کانفرنس لاہور میں ہوگی۔ کانفرنس لاہور میں نہیں ہو سکتی کانفرنس لاہور میں منعقد نہ کرو۔ ورنہ دوکانوں میں سر کر دیا جائیگا۔

..... کانفرنس امرتسر میں ہوگی۔

شکر کہ جنازہ بمنزل رسید

کانفرنس کا انعقاد بالکل بے سود ہے کیونکہ کوئی پروگرام قوم کے سامنے نہیں۔ کانفرنس کا انعقاد بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ کوئی پروگرام قوم کے سامنے نہیں۔ کانفرنس منعقد ہونی چاہیئے۔ تاکہ نظر بند رہا ہو جائیں۔ کانفرنس منعقد نہیں ہونی چاہیئے۔ تاکہ نظر بند رہا ہو جائیں۔ کونین کھانی چاہیئے۔ تاکہ بخار نہ ہو۔ کونین نہیں کھانی چاہیئے۔ تاکہ بخار نہ ہو۔ ٹھنڈی ہوا سے بچنا چاہیئے۔ تاکہ نمونیا نہ ہو جائے۔ ٹھنڈی ہوا میں پھرنا چاہیئے۔ تاکہ نمونیا نہ ہو جائے۔

نعوذ باللہ من ھٰذہ الخرافات ولاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

(انقلاب لاہور ۱۳ر جنوری ۱۹۳۶ء صـ۳)

اس کے بعد روزانہ اخبار "احسان" کی ۲۳ر جنوری ۱۹۳۶ء کی اشاعت میں ارشاد ہوتا ہے کہ

"ملت ہندیہ اسلامیہ کی بدبختیوں کے اس افسوسناک پہلو سے کسی کو مجال انکار نہیں ہو سکتی۔ کہ اس قوم میں للہیت اور خلوص سے قومی کام کرنے والے اشخاص کی بہت کمی ہے۔ اس قحط الرجال کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہر کہ ومہ کے دل میں قوم کا رہبر اور ملت کا لیڈر کہلانے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ جو ہمارے قومی کاموں میں صد گونہ انتشار اور ہزار گونہ فوضویت پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے۔ قومی کارکنوں کی قلت کے باعث مسلمانان ہند کو آئے دن جن خرابیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس کی افسوسناک مثالیں تحریک شہید گنج کے سلسلہ میں گزشتہ چند ایام کے اندر اندر لاہور کی شاہی مسجد اور امرتسر کی شہید گنج کانفرنس میں دونوں جگہ نظر آ چکی ہیں۔ جن پر ان تماشوں میں حصہ لینے والے اشخاص کسی لحاظ سے بھی فخر نہیں کر سکتے۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ سال گذشتہ کے وسط میں مسلمانانِ پنجاب مسجد شہید گنج کے انہدام اور حضرت کاکو شاہ چشتی کے مزار کی بے حرمتی ایسے زبردست ابتلاء میں ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن صحیح رہنمائی کے فقدان اور کام کرنے والوں کی بے تدبیریوں کے باعث آج تک اس سلسلہ میں کوئی قابل فخر کیا قابل ذکر کام بھی نہیں ہو سکا۔ اور تو اور چند کام کے اشخاص کے نظر بند ہو جانے کے بعد جن لوگوں نے مسجد کی بازیابی کی تحریک کو جاری رکھنے کا بیڑا اٹھایا ان سے اس تحریک کو خوبصورتی کے ساتھ ختم کرنے کا کام بھی نہ ہو سکا۔

شہید گنج کانفرنس امرتسر میں نشستند و گفتند و برخاستند کا جو مظاہرہ کیا گیا۔ اگر وہ نہ کیا جاتا تو صورت حال میں کونسا فرق آ جاتا۔ مقام تعجب ہے۔ کہ جو لوگ کسی مقصد کے حصول کے لئے راہ عمل بھی تجویز کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ وہ تحریک کے علم بردار بن کر قوم کے سر پر مسلط رہنے کی خواہش کیوں رکھتے ہیں۔ ان لوگوں کو چاہیئے کہ اس دھندے کو چھوڑ دیں۔ تاکہ ان لوگوں کو کام کرنے کا موقع ملے۔ جو فی الواقعہ کچھ کرنا چاہتے ہیں

امرتسر کانفرنس میں شریک ہونے والے بزرگوں کو سوچنا چاہیئے تھا۔ کہ اس قومی اور دینی مقصد کی خاطر مولانا ظفر علی خان۔ مولانا محمد اسحاق مانسہروی ملک لال دین قیصر۔ جناب خدا بخش اظہر اور دیگر قابل قدر ہستیاں نظر بند ہیں۔ مسلمانوں کے دو بڑے اخبار زمیندار اور سیاست بند ہیں۔ لیکن یہاں تو عمل کی آمادگی سرے ہی سے مفقود نظر آتی ہے۔ اس لئے وہ اپنی راہ عمل کا فیصلہ کرتے تو کیا کرتے۔ اگر ان لوگوں سے اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ تو انہیں اس مقدمہ کی پیروی کے لئے جو مسجد کی بازیابی کی خاطر عدالت میں دائر کیا جا چکا ہے۔ ڈاکٹر شیخ محمد عالم اور ملک برکت علی کا ہاتھ بٹانے کا فیصلہ کرنا چاہیئے تھا۔ اور اعلان کر دینا تھا۔ کہ تا فیصلہ عدالت وہ کسی قسم کا اقدام نہیں کریں گے۔ اس کے علاوہ نظر بندوں کی رہائی اخبارات کی ضمانتوں کی واپسی شہداء کے پسماندگان کی امداد وغیرہ کے متعلق بیسیوں عملی اقدامات کئے جا سکتے تھے۔ جو نہیں کئے گئے۔ ہر دفعہ ان امور کے متعلق باتیں کر کے قرار دادیں منظور کر لینا ایک ایسی قوم کے افراد کو زیب نہیں دیتا۔ جس کی روایات عمل اور فقط عمل کے شاندار نظارے پیش کر رہی ہیں۔ ہم قوم کے مخلص نوجوانوں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ ان سست عناصر ہمراہیوں کا ساتھ چھوڑ دیں۔ اور خود میدان عمل میں نکل کر تحریک کو جاری رکھنے کا مناسب لائحہ عمل طیار کریں۔" (احسان لاہور ۲۳ر جنوری ۱۹۳۶ء صـ۳)

سب کے بعد امرتسری ملاں اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۳۱ر جنوری ۱۹۳۶ء میں "مسلمانان پنجاب کی حیرانی" کے عنوان سے ایک نوٹ میں فرماتے ہیں کہ

"پنجاب کے مسلمان خصوصاً لاہور کے اہل اسلام مسجد شہید گنج لاہور کی وجہ سے ایسے کچھ حیران و سرگرداں ہیں۔ کہ کوئی بات نہیں سوجھتی۔ اس لئے کہ کوئی کامل راہنما نہیں جو راہنماء بنتے ہیں یا بنائے

آپ کو فاروق کی اپیل پر ضرور توجہ فرمانی چاہیئے!

جاتے ہیں۔ وہ اس حدیث کے ماتحت ہیں۔ جس میں ارشاد ہے۔

اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ۔ یعنے جب کوئی اہم کام کسی نااہل کے سپرد کیا جائے۔ تو قیامت آئی سمجھو۔" (الحدیث)

پھر ۲ر فروری کا اخبار آریہ مسافر" زیر سرخی "تحریک مسجد شہید گنج کا جنازہ" لکھتا ہے کہ

"تحریک شہید گنج کا جنازہ انجمن اتحاد ملت کے ہاتھوں اُٹھ گیا۔ دس لاکھ مسلم رضا کاروں کے تمام خواب مٹی میں مل گئے۔ روپیہ کہاں سے آتا۔ آج تک پانچ مہینوں میں پیر صاحب اس تحریک کو چلانے کی سکیم بھی نہ بنا سکے۔ آخر کیا ہوا۔ تحریک پر اوس پڑ گئی۔ اور مسجد شہید گنج ابھی ٹیشن کا خاتمہ بالخیر ہو گیا۔ اور امیر ملت حج کو سدھار گئے۔" (آریہ مسافر)

لکھنؤ کا اخبار "النجم" ۲۴ر جنوری کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ

"یہ جو لوگ لیڈری کے مدعی تھے۔ جن کو یہ غرور تھا۔ کہ ہماری کلاہ افتخار میں سرداری اور فرمانبرداری کے طرّے آویزاں ہوں۔ وہ اس ناکامی کے بعد کسی بات پر متفق نہ ہو سکے۔ کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے۔ وہ خود ایک بیان شائع کرتے ہیں۔ اور پھر اس کی خود تردید کرتے ہیں۔" (النجم لکھنؤ)

سید عنایت حسین شاہ صاحب!

آپ اپنا مضمون متعلق عیسائیت قسط وار ارسال فرمائیں۔ میں انشاء اللہ اس کو حسب گنجائش فاروق میں شائع کرتا رہوں گا۔ اور اس کتاب کے جو مختصر حالات آپ لکھنا چاہیں وہ بھی بھیجدیں دیکھنے کے بعد جیسا مناسب ہو گا۔ تعمیل کروں گا۔ (ایڈیٹر)

غیر احمدی مشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ تقدیم و تاخیر اور مکفر علماء

احباب کرام! "وفات مسیح اور مولوی اشرف علی تھانوی" کے عنوان سے ایک مضمون میری طرف سے اخبار فاروق میں شائع ہو چکا ہے۔ جس میں بندہ نے یہ بتایا ہے۔ علماء سوء احمدیت کے مقابل میں کس طرح عاجز آ کر گھریلو ٹوٹکوں سے خلق خدا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ "فی الحال" اگر نہ ہو تو مسیح ناصری فوت ہو جائیں گے۔ کوئی اسی نشے میں ایسا مخمور ہے۔ کہ تقدیم و تاخیر کی تان نے اس کو بے تاب کر رکھا ہے۔ غرض یہ تمام عذرات خام محض احمدیت کی عداوت میں بنائے گئے ہیں۔

میں نے گذشتہ مضمون میں یہ بتایا تھا۔ کہ علماء غیر احمدی اس آیت کی موجودگی میں (اگر اسی رنگ میں قرآن میں ترتیب کے لحاظ سے رہے اور اسی لحاظ سے ترجمہ کیا جائے) تو ہرگز حیات مسیح کا عقیدہ ثابت نہیں کر سکتے۔ اور خود ان کے فعل نے تقدیم و تاخیر کا مسئلہ پیدا کر کے اس کمزوری کو چھپانا چاہا ہے۔ مگر ان کا راز پوشیدہ نہ رہ سکا۔ اور اہل علم طبقہ کی نظریں ان کی اس خیانت پر آ کر پتھرا گئیں۔ اور انہوں نے جان لیا۔ کہ بدکردار علماء خدا کا مقابلہ کرنے سے بھی ذرا باک نہیں کھاتے ہمیں چاہیئے۔ کہ علماء کی اس خیانت کو جو انہوں نے قرآن کریم کی آیت اذ قال اللہ یا عیسٰی انی متوفیک ورافعک الآیۃ میں "فی الحال" اور تقدیم و تاخیر کے رنگ میں کی ہے۔ اور خدا کے کلام کو اپنے بودے دلائل کے سامنے بے ترتیب اور غلط قرار دیا ہے۔ ہوش مند پبلک کے سامنے رکھ کر پوچھیں۔ بتاؤ تمہارے علماء کی یہ نازیبا حرکت اور یہ یہودیانہ تحریف کہاں تک حق بجانب ہے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ یا تو لوگ احمدیت کے دلائل کو قبول کرینگے یا ان کی بے غیرتی ان کے لئے سیم ایمان ہو گی۔ جو ان کے ایمان کو بھسم اور ان کے عقائد باطلہ کو نیست نابود کر دیگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقریباً اسّی سے اوپر کتابیں لکھیں اور ہر ایک کتاب میں اس مسئلہ کو بیان کیا۔ کیونکہ جب تک شرک کا بُت نہ ٹوٹے اس وقت تک لوگوں کو تبلیغ کرنا بے سود ہے۔ اگر ہمارے مبتدی نوجوان جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں تبلیغ کے لئے نام پیش کئے ہیں۔ وفات مسیح پر اسی خیانت کو پیش کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ لوگ ان کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ اور تبلیغ کو نہ سنیں۔

اب میں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ موجدان تقدیم و تاخیر نے اپنی تائید میں چند حوالے یاد کئے ہوئے ہیں۔ جن کو عموماً احمدیوں کے سامنے پیش کر کے اس مسئلہ پر ملمع کا کام کرتے ہیں۔ مگر سوال صرف یہ ہے۔ کہ اگر خدا نے تقدیم و تاخیر کے مسئلہ کو بیان کیا ہے تو یہ نہیں۔ کہ آیت کو بدل ڈالا ہے یا لفظوں کا تغیر کر ڈالا۔ بلکہ اپنی حکمت سے ان آیات کو

اگر آپ کے ذمہ فاروق کا کچھ بقایا ہے تو ارسال فرما دیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض وجوہات کے لحاظ سے بالترتیب کر رکھا ہے اگر نام نہاد علماء کو خدا کے کلام میں کوئی حکمت نظر نہیں آتی۔ تو بھی اتنا تو خیال کر لیں۔ کہ قرآن شریف میں الفاظ اور آیات کی بے ترتیبی ہرگز نہیں۔ کیونکہ جن واقعات کو خود اللہ تعالیٰ نے مقدم و مؤخر کر دیا ہے۔ اس میں انسان بے بنیان کا کیا مقدور ہے۔ کہ اپنے باطل عقائد کو سامنے رکھ کر خدا کے کلام کو بگاڑے۔ جہاں خدا تعالےٰ نے خود واقعات کو اپنی حکمت کی رو سے مقدم و موخر دکھلایا ہے۔ اگر ان حلوہ خوروں اور مانڈے کے عاشقوں کو معلوم ہوتا۔ کہ خدا کا کلام لاریب اور پُر از حکمت ہے۔ تو یہ غرابان ہوس اپنی ناپاک چونچ سے کبھی صحیفۂ قدرت کو ناپاک نہ کرتے۔ اب میں پوچھتا ہوں۔ کہ اگر خدا نے مقدم و مؤخر رکھا ہے۔ تو کیا خدا کا فعل اور تمہارا فعل ایک ہی حکمت پر مبنی ہے۔ یا خدا کا فعل پُر از حکمت اور تمہارا فعل پر از جہالت؟ ذاتِ باری کا مقابلہ کرنے سے شرماؤ۔ اور گند آلود مقاروں کو اپنے پر دل میں چھپا لو۔ اور خدا کے اس پاک کلام کو اپنے ناپاک خواہشوں سے ملوث نہ کرو۔ خدا کا قانون تو تمام موجودات کے لئے ہے۔ مگر تمہارا خود ساختہ قانون نہ دنیا کے لئے نہ خدا کے لئے پس شرماؤ۔ اور خدا کے برگزیدہ انسان کی اس آواز پر کان دھر کر بگوش ہوش سنو! ؎

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں!
اب تو عمرِ دنیا سے بھی آگیا ہفتم ہزار

علماء متقدمین نے قرآن میں جو مقدم و مؤخر رکھا ہے۔ اس کو چند اقسام پر بیان کیا گیا ہے خاکسار اُن کو نمبروار قارئین کے سامنے رکھتا ہے۔

(۱) تبرک کے لئے

واعلموا انما غنمتم من شئ فان للہ خمسہ وللرسول الایۃ (انفال ع ۶)

اس آیت میں تقدیم اسم اللہ ہے۔

(۲) تعظیم کے لئے۔ ومن یطع اللہ والرسول (ب) ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی (ج) واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ۔ (سورۃ النساء ع۔ سورۃ احزاب ع۔ سورۃ توبہ)

(۳) شرف کی وجہ سے۔ (الف) ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات میں مردوں کو عورتوں پر مقدم کیا گیا ہے۔ (ب) الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی (سورۃ بقر) اس میں حر کو عبد پر مقدم رکھا گیا ہے (ج) یخرج الحی من المیت میں زندہ کو مُردہ پر مقدم رکھا گیا ہے (د) والخیل والبغال والحمیر میں گدھے پر خچر کو اور خچر پر گھوڑے کو مقدم رکھا گیا ہے۔ (سورۃ نحل ع) (۳) علی سمعھم وعلی ابصارھم میں سمع کو بصر پر شرف کے لحاظ سے مقدم رکھا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے صفاتی نام میں پہلے سمیع اور بعد میں بصیر آتا ہے نہ کہ بصیر و سمیع (سورۃ البقر ع)

(ط) واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح (سورہ احزاب ع)

اس آیت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نوحؑ پر مقدم رکھا گیا ہے۔ حالانکہ نوح علیہ السلام حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوئے ہیں۔ لیکن چونکہ رسول اللہ تمام انبیاء سے افضل تھے۔ اس لئے ان کو نوحؑ پر مقدم رکھا نہ زمانہ کے لحاظ سے بلکہ مرتبہ و مقام کے لحاظ سے۔

(ع) والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار۔ اس آیت میں مہاجرین کو انصار سے پہلے رکھا گیا ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ مہاجرین کو انصار پر شرف ہے۔ کیونکہ انہوں نے دین کے لئے وطن۔ مال۔ رشتہ دار وغیرہ سب کو چھوڑا۔ (دیکھو سورۃ التوبہ ع)

(۴) ترغیب و تاکید کے لئے۔ جیسے آیت من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین وصیت کو دین پر مقدم رکھا گیا ہے۔ حالانکہ دَین شرعاً مقدم ہے۔

(۵) ایجاباً خلق کے لحاظ سے

(۱) انّ ابراھیم۔ اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب والاسباطِ میں تواتر زمانہ اور خلق ہے۔ (سورۃ البقر ع ۱۶)

(۲) من الملئکتہ رسلاً ومن الناس میں ملائکہ آدمیوں پر پیدائش اول کے لئے مقدم ہیں

(۳) باعتبار انزال کے۔ جیسے

(۱) فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق (آل عمران ع ۱) وجوھکم وایدیکم پر بوجہ واجب ہونے کے مقدم رکھا گیا ہے۔

(۲) ان الصفا والمروۃ (سورۃ المائدہ ع) اول صفا سے مروہ کی طرف جانا پڑتا ہے (سورہ البقر رکوع ۱۹)

بعض لوگ واسجدی وارکعی مع الراکعین کو پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ سجدہ اول ہے حالانکہ رکوع پہلے ہوا کرتا ہے اگر ان نادانوں کو علم ہوتا۔ کہ موسوی شریعت میں جو نماز مقرر ہے۔ اس میں سجدہ نہیں ہوتا۔ تو کبھی بھی اعتراض نہ کرتے۔ ان کے ہاں سجدہ الگ عبادت ہے جس سے اُن کی نماز سے تعلق نہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مریم کو دو باتوں کا حکم دیا ہے کہ تم سجدہ بھی کرو۔ اور نمازیوں کے ساتھ نماز بھی پڑھ لیا کرو۔

میں نے عسل مصفےٰ کے مصنف کے خیالات سے بہت کچھ فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر وہ زندہ ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بیعت خلافت ثانیہ کی توفیق دے اور اگر مالک حقیقی کے پاس چلے گئے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ ان کو معاف فرمائے۔ فقط

والسلام

سید عنایت حسن شاہ چک نمبر ۹۱

آپ زیادہ نہیں تو صرف ایک سال کیلئے فاروق کے خریدار ضرور بنیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد دہانی ثانی

جن نئے احباب کی خدمت میں فاروق کا اپیل اور اس کے ساتھ ایک پوسٹ کارڈ برائے جواب ارسال کیا تھا۔ آج تک ان کے جواب کا انتظار کر کے دوبارہ بطور یاد دہانی یہ پرچہ ان کی خدمت میں جن کی طرف سے اب تک جواب موصول نہیں ہوا۔ ارسال کیا جا کر گذارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ محض بنظر ہمدردی اور بہ نیت ثواب کم از کم اس سال کے لئے فاروق کی خریداری منظور فرما کر مشکوری کا موقعہ بخشیں۔ آپ کو سال بھر کے لئے صرف چار پانچ روپیہ عطاء فرما کر بہ نیت ثواب کی توقع رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ جس قدر اشاعت فاروق کی زیادہ ہوگی۔ اسی قدر سلسلہ کی تبلیغ وسیع ہوتی جائے گی۔ اور اس کا ثواب ہمیشہ قیامت تک آپ کے نامۂ اعمال میں درج ہوتا رہے گا۔ اور دنیاوی لحاظ سے بھی آپ کو دو روپیہ کی کتابیں ایک سال کی خریداری پر مفت انعام دی جائیں گی۔ بشرطیکہ سال بھر کا چندہ حسب حیثیت پانچ روپیہ یا چار روپیہ آپ پیشگی عطا فرما دیں۔ انعامی کتابوں کی فہرست نیچے درج کی جاتی ہے۔ ان میں سے آپ دو روپیہ کی کتابیں اپنی حسب پسند چھانٹ کر منگا لیں۔ صرف ان کا محصول ڈاک آپ کو دینا ہوگا۔ اور اگر ایک خریدار اپنے سے علاوہ آپ عطاء فرما دیں۔ تو اس کے صلہ میں بھی دو روپیہ کی کتابیں آپ کو اور دو روپیہ کی کتابیں اس جدید خریدار کو جو آپ کی طرف سے ہوگا۔ مفت انعام دی جائیں گی۔ اسی شرط سے کہ چندہ سالانہ پیشگی ادا کریں۔ اب آپ غور فرما لیں۔ کہ کس قدر آسانی فاروق کی خریداری کے لئے کی گئی ہے۔ اگر اب بھی آپ خریدار نہ ہوں۔ تو مجھے آپ پر افسوس اور شکوہ ہوگا بہر حال فاروق کے مرسلہ کارڈ کا جواب مرحمت فرما دیں تاکہ میں قوم کے سامنے فاروق کی اپیل کا نتیجہ اور آپ کا شکریہ پیش کر سکوں ؛ (ایڈیٹر)

فہرست کتب انعامی

تبلیغ رسالت جلد ہفتم } حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نایاب اشتہارات جو ۱۸۹۸ء میں حضور نے اپنی صداقت کے ثبوت میں شائع کئے۔ قیمت ۱۲ر

تبلیغ رسالت جلد ہشتم } حضور علیہ السلام کے وہ اشتہارات جو ۱۸۹۹ء میں شائع ہوئے۔ قیمت ۱۴ر

قتل مرتد } احمدی شہداء کابل کے متعلق غیر احمدی اخبارات و علماء چودھویں صدی نے جو جواز قتل کا فتویٰ دیا۔ تنہا اس کی قرآن و حدیث و عقلی دلائل سے لاجواب تردید از تصنیف حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے مہاجر قادیان قیمت عصر

تجلیات رحمانیہ } مولوی ثناء اللہ امرتسری مکذب کے رسالہ تعلیمات مرزا و فیصلہ آخری وغیرہ کا ناقابل تردید جواب از قلم ابو العطا اللہ دتا صاحب مبلغ دمشق قیمت ۶ر

بطالوی کا انجام } مولوی محمد حسین اول المکفرین بٹالوی کا انجام قابل دید ۴ر

تحفہ مستریان } مستریان مباہلہ کے ارتداد اور مخالفت کے صحیح حالات کا انکشاف قیمت ۵ر

تنقید صحیح } بابی مذہب کی تردید میں لاجواب کتاب از تصنیف مکرمی مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ دمشق قیمت ۸ر

چھوت کا بھوت } مسلمانوں کی راہنمائی کے لئے کہ وہ ہندوستان میں کس طرح عزت کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اور ان کو کیا کرنا چاہیئے۔ قیمت ۰۲ر

فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی } مولوی ثناء اللہ امرتسری کا زندہ رہنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہو جانا حضور کی صداقت اور امرتسری کی تکذیب کی ناقابل تردید دلیل ہے۔ قیمت ۴ر

بحر حقیقت } مونگیری مکذبین کے ایک رسالہ کا جواب لاجواب ۴ر

صادق کلمات } مولوی ثناء اللہ امرتسری کے رسالہ ہفوات کا جواب ۴ر

التنقید } مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا جواب از قلم مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی۔ قیمت ۱۰ر

پیغام نمبر } پیغامیوں کے نئے فتنہ کے متعلق جو دونوں طرف سے مضامین شائع ہوئے وہ سب اس میں درج کر دیئے ہیں۔ ۲ر

خطبات نمبر } حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے احرار اور گورنمنٹ کے متعلق جو چار تاریخی خطبے فرمائے ان کا مجموعہ قیمت ۴ر

تین اخبار سال بھر کیلئے نصف قیمت میں

مکرمی چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار ضلع منٹگمری نے للعہ روپیہ چندہ اخبار کا اس غرض کے لئے عطاء فرمایا ہے۔ کہ اس سے کسی غریب احمدی کے نام اخبار فاروق جاری کر دیا جاوے۔ اور دو روپیہ مخدومی مولوی تاج الدین صاحب لائل پوری نے اسی غرض کے لئے عطاء فرمائے ہیں۔ لہذا میں تین شخصوں کے نام تین پرچے فاروق کے ایک سال کے لئے نصف قیمت پر جاری کرنا چاہتا ہوں۔ پس جو دوست اپنے آپ کو اس کا واقعی مستحق سمجھیں۔ وہ نصف قیمت دو۔ دو روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ یا دو دو روپیہ کے ٹکٹ ڈاک ایک ایک پیسہ والے خرید کر دفتر فاروق میں بھیج دیں۔ تو ان کے نام فاروق ایک سال کے لئے جاری کر دیا جائے گا۔ (منیجر)

کیا آپ ایک سال کے لئے چار یا پانچ روپیہ سے فاروق کی امداد نہیں کر سکتے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید آئین کے نمایاں خدوخال

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

جدید آئین کی مختصر تاریخ

سنہ ۱۹۳۰ء میں سائمن کمشن نے سفارش کی کہ

(ا) ذمہ واری کو اس قدر وسعت دی جائے۔ کہ وہ صوبوں کے تمام شعبوں پر حاوی ہو جائے۔

(ب) وفاقی (فیڈرل) طرز حکومت کو نصب العین قرار دیا جائے۔

سنہ ۱۹۳۱ء میں راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں جو سائمن کمشن کی تجویز کے مطابق عمل میں آئی تھی۔ بحث و مباحثہ کے بعد قرار پایا کہ ذمہ واری کو مزید وسعت دیجائے اور وفاقی نظام حکومت کو فی الفور رائج کر دیا جائے۔

سنہ ۱۹۳۳ء میں لاؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی تجاویز قرطاس ابیض (وہائٹ پیپر) کی صورت میں شائع کی گئیں۔ اور ان کو جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے حوالے کیا گیا۔

سنہ ۱۹۳۴ء میں کمیٹی مذکور کی رپورٹ انگلستان ہندوستان اور برہما میں بیک وقت شائع کی گئی۔ اور اس کو دیوان عام (ہاؤس آف کامنز) اور دیوان خاص (ہاؤس آف لارڈز) نے منظور کیا۔

سنہ ۱۹۳۵ء میں قرطاس ابیض دیوان عام و دیوان خاص میں مختلف منازل طے کرنے کے بعد منظور ہو گیا اور اسی سال ۱۲ اگست کو شہنشاہ معظم نے اس پر اپنی منظوری کی مہر ثبت کی۔

جدید آئین سے ہمیں کیا کچھ حاصل ہو گا

ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء کے رو سے ہندوستان کے تمام صوبے گورنر جنرل باجلاس کونسل کے زیر نگرانی و ہدائت اپنے فرائض بجا لاتے مرکزی حکومت اور اس توسط سے صاحب وزیر ہند کو امن و آئین کے قیام و استحکام میں صوبائی حکومتوں پر پورا پورا اختیار واقتدار حاصل ہے۔ جدید آئین کے رو سے ہر اس صوبہ میں جو گورنر کے ماتحت ہو گا۔ ایک مجلس وضع قوانین (لیجسلیٹو اسمبلی) اور ایک مجلس عاملہ (اگزیکٹو کونسل) ہو گی۔ جس کو صوبہ کے اندرونی معاملات میں مکمل اختیارات حاصل ہونگے اور وہ اپنے اس مخصوص و محدود حلقہ میں مرکزی گورنمنٹ اور مجلس وضع قوانین کی نگرانی سے بالکل آزاد ہو گی۔ صوبوں کی حکومتوں کے وہ تمام محکمے جو اسوقت وزرا کے ماتحت ہیں۔ اور جنکو منتقلہ کہا جاتا ہے اور نیز وہ محکمے جو اب تک گورنر کے ہاتھ میں ہیں اور جو محفوظ یا غیر منتقلہ کہلاتے ہیں جن میں پولیس اور عدالت کے محکمے جدید آئین کے ماتحت وزرا کے حوالے کر دیئے جائیں گے اور یہ وزرا مجلس وضع قوانین کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔

صوبہ کے نظم و نسق میں وزرا اور مجلس وضع قوانین کو کم از کم ۹۰ فیصدی اختیار حاصل ہو جائیگا۔ تعلیم حفظان صحت ملازمتیں۔ سڑکیں۔ زراعت قوانین متعلقہ اراضی قرضہ سوسائٹیاں اور محصولات کا ایک بڑا حصہ ان سب میں صوبہ کی حکومت کو وہیں تک دخل ہو گا جہاں تک کہ مجلس وضع قوانین کے ارکان جو سب کے سب غیر سرکاری منتخب شدہ ممبر ہونگے۔ پسند کریں گے۔ البتہ خارجی معاملات دفاع ملک تجارتی محاصل۔ ریلوے۔ ڈاک اور انکم ٹیکس کے معاملات مرکزی حکومت کے ماتحت رہیں گے۔

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی

آئندہ پنجاب کی لیجسلیٹو کونسل لیجسلیٹو اسمبلی کہلائیگی موجودہ کونسل کے ممبروں کی تعداد ۹۰ ہے۔ لیکن اسمبلی کے ممبروں کی تعداد ۱۷۵ ہو گی۔ سرکاری ممبروں کی نامزدگی کا طریقہ بالکل اڑا دیا جائے گا۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ آئندہ تمام امور کا تصفیہ غیر سرکاری منتخب شدہ ممبروں کے ہاتھ میں ہو گا۔ جملہ ممبروں کا انتخاب شہری اور دیہاتی رائے دہندگان کی طرف سے عمل میں آئے گا۔ جن کی تعداد موجودہ رائے دہندگان سے چار گنا کے قریب بڑھا دی گئی ہے۔

لیجسلیٹو اسمبلی کا انتخاب ہر پانچ سال کے بعد ہوا کریگا انتخاب کے بعد گورنر ارکان اسمبلی میں سب سے زیادہ اثر رکھنے والے کسی ممبر کے مشورہ سے ایسے اشخاص کو وزارت کے عہدوں پر مامور کریگا۔ جن کو اسمبلی میں ووٹوں کی اکثریت حاصل ہو گی۔ وزرا کے تقرر میں اہم اقلیت والی جماعتوں کا خاص خیال رکھا جائیگا۔ تقرر کے بعد یہ وزرا مشترکہ طور پر صوبہ کا نظم و نسق کرینگے۔ صوبائی حکومت کے جملہ محکمے ان وزرا کے ماتحت ہونگے اور وہی انکے ذمہ وار ہونگے۔

موجودہ آئین کی مانند جدید آئین میں بھی گورنر وزرا کے مشورے سے امور حکومت انجام دیگا بجز اسکے کہ کہ اسکی رائے میں یہ مشورہ اس خاص ذمہ واری کی انجام دہی کے مطابق ہو جو برو ئے قانون گورنر پر عائد ہوتی ہے ملحوظ رہے کہ مشورہ کا لفظ محض رسمی ہی ورنہ حقیقت میں یہ مشورے وزراء کے فیصلے ہونگے۔

گورنر کے اختیارات

ملک کی ترقی امن و آئین کے قیام و استحکام پر منحصر ہے اس لئے جدید آئین میں گورنر کو ذاتی طور پر صوبہ کے امن و آئین کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے اگر وہ سمجھے گا کہ وزراء کا مشورہ قیام امن میں حائل ہے تو وہ اس کو عارضی طور پر مسترد کر سکے گا۔ خاص ذمہ واریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے گورنر کو چھ ماہ کیلئے ہنگامی قوانین کے اجراء کا اختیار ہو گا لیکن ان قوانین کی تجدید و توسیع کیلئے انگلستان کی پارلیمنٹ کے ہر دو دیوانوں کی منظوری حاصل کرنی ضروری ہو گی۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ہنگامی قوانین کا دوبارہ اجرا یا ان کی توسیع بہت مشکل ہو گی۔ صوبہ کے قیام امن کی غرض سے گورنر کو اسباب کا بھی اختیار حاصل ہو گا کہ نظم و نسق میں کوئی خرابی رونما ہوتے دیکھ کر اس بات میں جملہ اختیارات پر قابض ہو جائے۔ اسی طرح پر پولیس کے ضبط و نظام کے نقائص کو بھی وہ باختیار خصوصی رفع کرنے کا مجاز ہو گا۔ (ماخوذ)

۱۲۹۱۶۰

کیا اب بھی آپ فاروق کو مستحق امداد نہیں سمجھتے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاروق بک ایجنسی کا رعایتی اعلان کتب

محصول ڈاک بر خریدار

نام کتاب	اصلی	رعایتی
تبلیغ رسالت کی چار جلدیں } جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ معرکۃ الآرا اشتہارات جمع کر دیئے ہیں۔ جو حضور نے صداقت اسلام اور منکرین پر اپنی صداقت کے لئے ۱۸۹۸ء سے لیکر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک شائع کرکے اتمام حجت کی۔ یہ اشتہارات ایسے نایاب ہیں۔ جن کا آج دستیاب ہونا ناممکن ہو گیا ہے۔ خدا کے فضل سے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے ان سب کو بڑی تلاش کے بعد بہم پہنچا کر محفوظ کر دیا ہے۔ چاروں جلدوں کی اصلی قیمت	۱۴ر	۱۰ر
التشریح الصحیح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جن ۱۲۹ الہامات پر غیر احمدی مولوی اور ان کے دام افتادہ ہمیشہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ ان کے تمام اعتراضوں کے عقلی و نقلی مکمل اور مدلل اور مفصل جوابات چند نسخے باقی ہیں۔	۸ر	۴ر
التنقید مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا مسکت و دندان شکن جواب از قلم فاضل راجیکی۔	۳ر	۱ر
صادق کلمات مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ ہفوات مرزا کا جواب لاجواب۔ قیمت	۱۴ر	۱۰ر
مرقع ثنائی مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا وہ پرچہ اخبار جس میں امرتسری نے مباہلہ سے انکار کیا تھا۔	۱۴ر	۱۰ر
فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی امرت سری کے مسلمات پر خدا نے جو آخری فیصلہ فرمایا۔ کہ ثناء اللہ کو زندہ رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کر دیا۔	۱۴ر	۱۰ر
چودھویں صدی کا یہودی مولوی ثناء اللہ نے ایک رسالہ چودھویں صدی کا مسیح شائع کیا تھا۔ اس کے مقابلہ میں یہ رسالہ امرتسری کی شان میں لکھا گیا۔	۳ر	۱۰ر
احمدی نمبر اول یہود و نصاریٰ کے ساتھ غیر احمدی علماء کی مماثلت حسب پیشگوئی آنحضرت صلعم ثابت کی گئی ہے۔	۲ر	۱۰ر
بحر حقیقت محمد علی مونگیری علیہ ما علیہ کے مریدوں کے ایک رسالہ کا جو حضرت اقدس ؑ کے خلاف شائع ہوا تھا۔ تحقیقی جواب	۱۴ر	۱۰ر
تنقید صحیح فرقہ بابیہ نے ایک رسالہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھ کر یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی تھی کہ مہدی و مسیح دو وجود ہیں۔ ایک علی محمد باب دوسرا بہاء اللہ۔ اس کے جواب میں مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ دمشق نے یہ لاجواب رسالہ لکھا ہے جس کی تردید بابیوں سے نہ ہو سکی۔ اور حضرت مسیح موعود ؑ کی صداقت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ نیز بابی مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے یہ رسالہ عجیب ہے۔	۱۴ر	۱۰ر
اذہاق الباطل مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے سابقہ عقائد جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت و رسالت حقیقی کا اقرار ہے۔ قیمت	۲ر	۱ر
تارہ پیڈو۔ چھوت چھات کے متعلق یہ وہ رسالہ ہے		

نام کتاب	اصلی	رعایتی
جس نے پنجاب میں اس قدر مقبولیت حاصل کی کہ اب چوتھی دفعہ طبع کرایا گیا ہے۔ ہر مسلمان کے ہاتھ میں یہ رسالہ ہونا ضروری ہے۔ قیمت	۲ر	۱ر
ویدک توحید کا آئینہ۔ دیکھنے کے قابل ہے۔ رد آریہ سماج کے لئے۔	۲ر	۱ر
دہرمپال کا کچا چٹھا۔ قابل دید ہے	۱ر	۰ر
بطالوی کا انجام مولوی محمد حسین بطالوی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا حرف بحرف پورا ہونا محمد حسین متوفی کی قلم سے اس کتاب میں دکھایا گیا ہے۔ جو قابل دید ہے۔	۰ر	۰ر
تجلیات رحمانیہ مولوی ثناء اللہ کے رسالہ شہادات مرزا وغیرہ کا قابل دید جواب۔ از قلم مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری۔	۵ر	۲ر
آئینہ حق نما و جواب الہامات مرزا مولوی ثناء اللہ امرت سری کے مایہ ناز رسالہ الہامات مرزا کا مکمل۔ مفصل۔ مدلل جواب جو خلافت اول کے زمانہ میں طبع ہوا۔ ۳۰۰ صفحات کی بڑی ضخیم کتاب ہے۔ افسوس کہ اس کا ٹائیٹل پھٹ گیا ہے۔ رعایتی قیمت بغیر ٹائیٹل کے	۶ر	۳ر
پیغام نمبر پیغامیوں نے جو پچھلے دنوں ایک فتنہ اٹھایا تھا۔ اس کی تمام روئداد مکمل دو نمبروں میں۔ جس میں مباحثہ کی دعوت تھی۔	۸ر	۳ر
فتنہ احرار اور گورنمنٹ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چار تاریخی خطبے جو حضور نے اول اول فرمائے تھے مع واقعات احراری کانفرنس قادیان	۲ر	۱ر
	۱۴ر	۱۰ر

(نوٹ۔ دارالاسلام بریس قادیان میں چھپ کر فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)

ملنے کا پتہ۔ دفتر فاروق قادیان ۔ پنجاب)